ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر پروین کلو
ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
مظہر اقبال
مظہر اقبال، ایم فل (اردو) شعبہ اردو یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور
محمد عمر
لیکچرار، گورنمنٹ ڈگری کالج، گل آباد دیر (لوئر)

حجاب امتیاز علی کے ناولوں کے کردار: ایک نفسیاتی مطالعہ

Dr. Parveen Kallu *
Associate Professor Urdu Department, Government College University Faisalabad.
Mazhar Iqbal
M. Phil (Urdu) Department of Urdu University of Education Lahore
Muhammad Umar
Lecturer Government Degree College Gul Abad Dir (Lower)
***Corresponding Author:** drparveenkallu@gcuf.edu.pk

A Psychological Study of the Characters in the Novels of Hijab Imtiaz Ali

In Urdu fiction, Hijab Imtiaz Ali had the same importance as Ismat Choghatai in the immediate later period and both these women were styled and unique fiction writers. Hijab was brilliant. Their study is wide, observation and experience are also very sharp and deep, so they reflect public life, but they have no special connection with public life. Although he led a rich social life, his characters do not show this quality of life. His characters deal with life's problems thoughtfully and sometimes gets swept away in a flood of emotions. They are the epitome of nobility and seriousness. Although his characters are familiar to every fiction and novel, they are

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

imaginative, high and civilized society and have unusual qualities. In her novels "Zalim Muhabbat", "Andhera Khwab" and "Pagal Khana"are included. Hijab Imtiaz Ali's last novel, "Pagal Khana", was awarded the Adamji Adabi Award and the Government of Pakistan awarded him the Star of Distinction in recognition of his valuable literary services.

Key Words: *Hijab Imtiaz Ali, Urdu fiction, Ismat Choghatai, observation and experience, public life, epitome of nobility, flood of emotions, imaginative, high and civilized society, unusual qualities, "Zalim Muhabbat", "Andhera Khwab", "Pagal Khana", Adamji Adabi Award, Government of Pakistan, Star of Distinction, valuable literary services.*

کر دار نگاری فکشن کا ایک لازمی فنی جزو ہے۔کردار وہ اشخاص قصہ ہوتے ہیں جن کی بدولت کسی بھی ناول یا افسانے کی کہانی آگے بڑھتی رہتی ہے۔قبل اس سے کہ ہم کر دار نگاری کی با قاعدہ بحث کریں ، ہم معنوی اور اصطلاحی حوالے سے کردار نگاری کی تعریف متعین کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔"فیروز اللغات" میں کردار نگاری کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"سیرت نگاری، ۲ افراد قصہ کی خصوصیات کا بیان۔"(۱)

کردار اور کردار نگاری کی تعریف کرتے ہوئے ابو الاعجاز حفیظ صدیقی یوں رقم طراز ہیں:

"کہانی کے واقعات جن افراد قصہ کو پیش آتے ہیں ، انھیں اصطلاح میں کردار کہا جاتا ہے۔ایسی ہر صنف ادب میں جس میں کہانی کا دخل ہو لازماً کرداروں سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔چناں چہ کسی داستان ، ناول، افسانے ڈرامے یا کسی منظوم کہانی پر بحث کرتے ہوئے اور اس کا ادبی مقام متعین کرنے کی غرض سے ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ اس کے مصنف نے کتنے زندہ کردار تخلیق کیے ہیں اور کردار نگاری کی کیسی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔"(۲)

اصناف ادب چاہے ان کا تعلق نثر سے ہو یا نظم سے ہو ہر دور میں کردار موجود رہے ہیں اور کردار نگاری کا مضبوط تصور بھی رائج رہا ہے۔ہماری کوئی بھی صنف ایسی نہیں ہے جس میں کردار مرکز کے طور پر فنی صفت کے ضمن میں نہ آئے ہوں۔یہ الگ بات ہے کہ بعض جگہ کردار مبہم اور

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

بعض جگہ بہت واضح رہے ہوں۔ یہ بات عمومی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ مثالی کردار سوائے ادب کے کہیں بھی نظر نہیں آتے۔

مثالی کردار سوائے ادب کے کہیں نظر نہیں آتے۔ ادب میں مثالی کردار اس وجہ سے بھی نمایاں مقام رکھتے ہیں کہ ان کی مدد سے قائم داستان گویا قصیدہ خوان اپنے اپنے مثالی کرداروں کے ذریعے دیگر کرداروں کی وضاحت کیا کرتے تھے۔ کیوں کہ غیر شعوری طور پر وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ دنیا میں بری اور اچھی دونوں طرح کی قوتیں بیک وقت بر سر پیکار ہیں اور بدی اور نیکی دونوں قوتوں کو دو کرداروں سے وابستہ کر دیتی ہیں اور پھر ان کے پیکار پر مبنی اپنے ذہنی استعداد یا تخیل کی بنا پر گھڑ لیتے ہیں۔

مغربی اصناف ادب مثلاً ناول اور افسانہ جب اُردو میں متعارف ہوا تو یہ بات افسانہ نگاروں نے شدت سے محسوس کی کہ انسان صرف نیکی یا بدی کا ہی منبع نہیں بل کہ ان میں یہ دونوں قوتیں ذہنی اور جسمانی طور پر ہمہ وقت حالت جنگ میں رہتی ہیں۔

کرداروں کی جدید تعریف منظر عام پر آنے کے بعد ہماری کہانیاں زمینی حقایق کے ساتھ اس طرح منتھی ہو گئیں کہ ان میں موجود کردار ہمیں عمومی زندگی میں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ بعض نقادوں نے ڈپٹی نذیر احمد کے کرداروں ابن الوقت ، مرزا طاہر دار بیگ، نصوح ، اصغری اور اکبری کے کرداروں کی بنا پر ڈپٹی نذیر احمد کے ناولوں کو ناول کے بجائے تمثیلیں قرار دیا ہے کیوں کہ اس میں موجود تمام کردار ہمیشہ ایک ہی حالت میں اور ایک جیسی غلطیاں دوہراتے نظر آتے ہیں۔ جس کے سبب کہانی کے اندر چاشنی اور تجسس کا مادہ یک سر مختلف ہو جاتا ہے۔

"ظالم محبت" حجاب امتیاز علی کا پہلا ناول ہے۔ اُن سے پہلے جتنی بھی خواتین ناول نگار ہو گزری ہیں۔ اُن میں سے زیادہ تر نے اپنی تحریروں کو طبقہ نسواں کی اصلاح کے لئے استعمال کیا۔ جبکہ اس پس منظر میں حجاب امتیاز علی نے اپنے لئے ایک الگ راہ متعین کی۔ اور اپنے ناولوں کے لئے عشق و محبت جیسے عالمگیر موضوع کا انتخاب کیا۔ سجاد حیدر یلدرم لکھتے ہیں۔

> "اس مصنفہ کے افسانے محض عورتوں اور لڑکیوں کے لئے نہیں ہوتے۔ وہ سب کے لئے ہیں۔ حسن و عشق ان کا موضوع ہے۔"(۳)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

"ظالم محبت"تکنیک کے اعتبار سے نسبتاً بہتر ہے۔قصے کے آغاز ہی میں تمام کرداروں سے تعارف ہو جاتا ہے۔کہانی کا آغاز منیر کے حادثے کی خبر سے ہوتا ہے۔دادی زبیدہ، روحی اور جسوتی منیر کی مزاج پڑسی کے لئے روانہ ہوتی ہیں۔یہیں سے اس ناول میں تجسس کا عنصر پیدا ہو جاتا ہے۔مصنفہ آئندہ رونما ہونے والے واقعات کے لئے منطقی جواز فراہم کرتی ہوئی آگے بڑھتی ہیں۔وہاں پہنچ کر جسوتی کی ملاقات منصور سے ہوتی ہے۔اور وہ پہلی نظر ہی میں منصور کی محبت میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ اس غیر متوقع رد عمل کا جواز یوں فراہم کیا جاتا ہے۔کہ شروع میں ہی روحی کے بیان سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے۔کہ اگر چہ منیر جسوتی سے بے انتہا محبت کرتا ہے لیکن جسوتی کے دل میں منیر کے لئے ہر جگہ غیر جذباتی اور ہمدردانہ رویہ پایا جاتا ہے۔پھر جسوتی اور منیر کی زندگی میں منصور کی مداخلت سے ایک نئی کشمکش کا آغاز ہوتا ہے۔مصنفہ نے اس نے اس کشمکش کو کہانی میں مرکزی حیثیت دی ہے۔

چونکہ یہاں بھی بنیادی مسئلہ معاشرہ،اس کی قدریں اور شادی بیاہ کے مسائل ہیں۔لہٰذا محبت نام اخلاقی اصول واقدار اور سماجی قوانین سے ٹکراتی ہے۔اور اس ٹکراؤ میں محبت کی شکست ہوتی ہے۔ منصور چونکہ منیر کا بچپن کا دوست ہے۔اور منیر کے منصور پر بچپن سے ہی بے پناہ احسانات ہوتے ہیں۔لہٰذا وہ جسوتی کی محبت میں گرفتار ہونے کے باوجود محسن کشی پر آمادہ نہیں ہوتا۔اور ہر جگہ جسوتی کی محبت کو نظر انداز کرتا ہے۔اور اُسے منیر کی طرف مائل کرنے کی بھر پور کوشش کرتا ہے۔یہاں تک کہ وہ اپنی خواہش کے برعکس روحی کے لئے عقد کا پیغام بھیج دیتا ہے۔تاکہ جسوتی کو یہ باور کر اسکے۔کہ اُسے، اُس سے محبت نہیں۔جشن کی رات جب جسوتی اُس سے کھلم کھلا محبت کااظہار کرتی ہے۔ تو منصور اُسے ہوں جواب دیتا ہے۔

> ”مگر خاتون جسوتی ! میرا ضمیر جاگ رہا ہے۔آپ مجھے محسن کشی پر آمادہ کرنا چاہتی ہیں۔آپ اپنی پوری کوشش سے مجھے صراط مستقیم سے بھٹکانا چاہتی ہیں۔پھر کہتی ہیں۔کہ مجھ سے محبت ہے۔“(۴)

جب منصور، جسوتی کی محبت ٹھکرا دیتا ہے۔تو جسوتی دل برداشتہ ہو کر منصور سے اپنی محبت کی دستبرداری کا عہد کرتی ہے۔اور نہر عطوص چلی جاتی ہے۔منصور اس صدمے کو برداشت نہیں کر

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلّہ

سکتا۔اور دق کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔اور پھر آخر کار ہمیشہ کے لئے اس دنیائے فانی سے کوچ کر جاتا ہے۔

مصنفہ نے اپنے موضوع کو پیش کرنے کے لئے جس طرح کا ماحول تعمیر کیا ہے۔وہ ایسے امراء ورؤسا یا نوابوں کے طبقے کا ہے۔جو محلوں میں رہتا ہے۔جو اہرات سے کھیلتا ہے۔اور جس کی خدمت میں بے شمار خادم اور خادمائیں ادھر اُدھر بھاگتی پھرتی ہیں۔پوری فضا داستانوی رنگ لئے ہوئے ہے۔

مصنفہ کی اس خود ساختہ کائنات میں سب کچھ ن اتفاقی ہے۔یہاں تک کہ مسرت اور غم بھی۔ اس سلسلے میں اظہار خیال کرتے ہوئے نیلم فرزانہ لکھتی ہیں۔

> "یوں تو اس رومانی طلسمی کائنات میں مسرت کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔
> لیکن مسرت صرف کسی کو پا لینے کا نام نہیں ہے۔بلکہ جدائی کا غم بھی ان کے
> لئے یاد بن کر مسرت کا ہی سبب بنتا ہے۔جیسے رومانی غم بھی کہہ سکتے ہیں۔"(۵)

جہاں تک مذکورہ ناول کے کرداروں کا تعلق ہے۔تو اگر چہ موضوع کی مناسبت سے یہ کردار وضع کئے گئے ہیں۔لیکن وسیع پس منظر میں دیکھا جائے تو یہ کردار بعض علامتی جہات کے حامل بھی دکھائی دیتے ہیں۔جس کی وجہ سے ان کا ناول تین نسلوں کے باہمی رویوں اور اُن کے اندرونی تضادات کا نمائندہ نظر آتا ہے۔سب سے پہلے دادی زبیدہ کا کردار ہے۔جن کے کچھ اصول و نظریات ہیں۔جو کہ اُن کا خاندانی ورثہ ہیں۔وہ چاہتی ہیں کہ نئی نسل یعنی اُن کے پوتے پوتیاں اُس سے بغاوت نہ کریں۔ بلکہ اُن اصولوں کی پاسداری کریں۔اس سلسلے میں وہ اپنے اندر کسی قسم کی کوئی کمک نہیں رکھیں۔یہ نسل اپنی نفسیاتی پیچیدگیوں سے بھی ناواقف ہے۔دوسری طرف دادی زبیدہ کے مقابلے پر نئی نسل ہے۔ جو آزادی کی خواہاں ہے۔اور اپنی مرضی سے زندگی بسر کرنا چاہتی ہے۔چنانچہ نئی نسل ایرانی نسل کے معاشرتی و خاندانی تحفظات سے متصادم نظر آتی ہے۔جس میں شکست نئی نسل کو ہوتی ہے۔مغربی تعلیم کے زیر اثر بیسویں صدی کے اوائل میں یہ رویہ نئی نسل میں مستحکم ہو رہا تھا۔

تیسری قسم کے کردار وہ ہیں۔جو نئی اور پرانی نسل کے درمیان اُبھر کر سامنے آتے ہیں۔مثلاً چچا لوث اور ڈاکٹر گار۔یہ کردار نئی اور پرانی نسل کے درمیان لیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔کیونکہ انھیں

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

خاندانی روایات و اقدار بھی عزیز ہیں۔اور اس کے ساتھ ساتھ وہ نئ نسل کے جذبات واحساسات سے بھی آگاہ ہیں۔لیکن یہ کوئی بھی عملی قدم اُٹھانے سے معذور ہیں۔نئ نسل انھیں پسند کرتی ہے۔جبکہ پرانی نسل کے نزدیک یہ لوگ نا سمجھ ہیں۔

مصنفہ کے پیش کردہ یہ کردار ہندوستانی ہیں۔اور مشرقی معاشرے کا ایک حصہ ہیں۔ان کے خیالات و احساسات عام انسانوں ہی کی طرح ہیں۔لیکن ان کی پیش کش میں شاعرانہ عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔

دادی زبیدہ کی بارعب شخصیت، منصور کا ہونانی دیوتاؤں کا ساحسن ، روحی اور جسوتی کا بے مثال رومانی مزاج ہماری دنیا میں نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہے۔اس سلسلہ میں اظہار خیال کرتے ہوئے سجاد حیدر یلدرم لکھتے ہیں۔

> " حجاب کے تخیل نے ایک نئ دنیا خلق کی ہے۔اور اس دنیا میں ایک نئ اور نہایت دلکش مخلوق آباد کی ہے۔یہ دنیا اس دنیا سے جس میں ہم اور آپ رہتے ہیں علیحدہ ہے تو اس سے ملتی جلتی ہے اور جو لوگ اس میں آباد ہیں۔وہ ہم سے مشابہ تو ضرور ہیں۔مگر بالکل ہماری طرح نہیں۔یوں سمجھے کہ یہ ایک دائمی قوس قزح، دائمی رنگ وبو، دائمی حسن و عشق کی دنیا ہے۔"(۶)

روحی کے کردار کو مصنفہ نقاب کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔اور اس کی بدولت اپنے احساسات و جذبات پیش کرتی ہیں۔اس کے علاوہ دیگر کردار بھی حقیقی ہیں۔جن سے وہ زندگی کے کسی دوراہے پر ملیں۔یا پھر اُن کا تعلق ان کے اپنے خاندان کے لوگوں سے ہے۔اس سلسلے میں اظہار خیال کرتے ہوئے وہ لکھتی ہیں:

> "اس سلسلے میں آپ کو کسی قسم کی کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے۔شاید یہ کہہ کر میں یہ بات واضح کر سکوں۔کہ دادی زبیدہ کے آگے میں سیر تسلیم خم کرتی ہوں۔چھالوں کی آمد پر اب بھی کرسی چھوڑ کر کھڑی ہو جاتی ہوں۔اور ڈاکٹر ٹار؟ اس کی رفاقت اور شفقت آج بھی میرے لئے شمع ہدایت سمجھی جا سکتی ہے۔اور اور ہارلی ریحانی صوفی اور روحی؟ ہائے ہائے ہائے"(۷)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02
ماخذ تحقیقی مجلہ

"ظالم محبت" ان کے پہلے دو ناولوں کی طرح پوری طرح رومانی ہے ۔اس کے کردار ان کے مکالمے اس کے گھروں کی فضا، اس کے مناظر سب رومانی ہیں۔لیکن اس کے باوجود اس میں تین نسلوں کے باہمی کشمکش کی بہت اچھی تصویر پیش کی گئی ہے۔اور اپنی تمام رومانویات کے باوجود ناول کا ایک سماجی مقصد بھی دکھائی دیتا ہے اور وہ یہ کہ بچپن میں طے کی گئی شادیاں بچوں سے ان کی جیون ساتھی منتخب کرنے کا حق چھین لیتی ہے۔اس میں انجام کبھی خوشگوار نہیں ہوتا اور بیشتر ناول کسی نہ کسی مجبور محبت کی موت پر ختم ہوتا ہے۔

حجاب امتیاز علی نے "اندھیرا خواب"ناول بھی لکھاہے۔اُس وقت نفسیات اور خصوصاً فرائڈ کے نظریات کا بہت چرچا تھا۔حجاب امتیاز علی جو مزاجاً انسانی زندگی کے گہرے مشاہدے میں دلچسپی رکھتی تھیں۔وہ ان اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔وہ لکھتی ہیں۔

> ”اقبال، غالب، نطشے گور کی، ڈوسٹوو سکی نے اپنی محفل آراستہ کی۔جہاں ان شہرہ آفاق شاعروں اور معنوں نے میری ذہنی تاریکیوں کو کم کیا ۔ اور روشنیاں پھیلائیں۔وہاں انسان کی او شعوری گتھیوں کے امام فرائڈ نے زندگی کے متعلق میرا ازاویہ نگاہ بھی بدل ڈالا۔جذبات کے اندھے دیوتا کو اسی کی رہبری میں صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی اُمید دلائی۔“(۸)

چنانچہ مذکورہ ناول میں اُنھوں نے فرائیڈ کی بیشتر اصطلاحات کو کہانی کے تانے بانے میں سمونے کی کوشش کی ہے۔مذکورہ ناول کے کردار اور پلاٹ دن رات ان کے ذہن میں گھوم رہے تھے۔ وہ کہتی ہیں۔

> ” دلی خواہش مجھے لکھنے پر مجبور کر رہی تھی۔میں ایسے لکھنے میں ہوں مصروف ہو گئی۔جیسے کبھی پہلے نہ ہوئی تھی جیسے میری زندگی اسے لکھ ڈالنے پر منحصر تھی۔ کتاب ایک خواب کی طرح مجھ پر مسلط ہو گئی تھی۔اور جب میں اس خواب سے بیدار ہوئی تو مجھے معلوم ہوا کہ کتاب ختم ہو چکی ہے۔پھر ایک عجیب بات واقع ہوئی۔مجھ پر ایک ایسا انوکھا احساس مسلط ہو گیا۔جیسا کبھی پردیس میں وطن کی یاد

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02
ماخذ تحقیقی مجلہ

سے پیدا ہو جاتا ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے۔جیسے میں کسی اجنبی مگر مانوس سی ، دور مگر قریب کی سرزمین سے لوٹ کر آئی ہوں۔"(۹)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کہانی کی تخلیق میں شعوری کوشش کے مقابلہ میں لاشعوری محرکات زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔چنانچہ ہم کہ سکتے ہیں کہ اس ناول میں پیش کی جانے والی صورتحال خارجی تجربہ سے زیادہ داخلی واردات کی مرہون منت ہے۔جیسے مصنفہ نے لفظوں کے دلکش پیر بھی میں قارئین کے سامنے پیش کر دیا ہے۔اس حوالہ سے اظہار خیال کرتے ہوئے مصنفہ لکھتی ہیں۔

"میں نے تو وہی کچھ لکھ ڈالا۔جو اُس وقت دل مجھ سے لکھوانا چاہتا تھا۔کچھ وثوق سے نہیں کہہ سکتی کہ اس سبب کا مطلب کیا ہے؟"(۱۰)

جہاں تک اسی ناول کے کرداروں کا تعلق ہے۔تو یہ ناول بھی تین نسلوں کی کہانی ہے۔پہلی نسل دادی زبیدہ کی ہے۔جو مذکورہ ناول میں بھی اپنے مخصوص جاہ و جلال کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔دوسری طرف نئی نسل اور اُن کے مسائل ہیں۔جن میں شہر فہرست صوفی اور انجم کا کردار ہے۔تیسری طرف ڈاکٹر کار اور پچالوث کا کردار ہے۔

جو کہ ان دونوں نسلوں کے درمیان پل کی حیثیت رکھتے ہیں۔اور جو ان دونوں نسلوں کے ساتھ ذہنی اور جذباتی حوالے سے منسلک ہیں۔مذکورہ ناول کے کرداروں کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے سید وقار عظیم لکھتے ہیں۔

"اندھیر خواب کی تخلیقی اور رومانی فضا کو ایک طرف تو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور دوسری طرف اس فضا میں پرورش پانے والے کرداروں پر اور ان کے اعمال اور افعال پر فوق الانا، فرائڈ اور ایڈیس کا عکس نمایاں ہے۔اور تجزیے سے ہر انسانی عمل اور اس کی ہر حرکت کی نفسیاتی توجیہہ و تاویل ممکن ہے۔مثلاً

صوفی یکلخت خاموش سی ہوگئی۔پھر بولی تم سچ کہتے ہو مجھے کسی قیمت پر بھی یہ تصویر فروخت نہیں کرنی چاہئیے میں سوچنے لگی۔یہ کشاکش ذہنی میں گرفتار لوگ وہ لوگ جو اپنے نفس کو دھوکا دے جاتے ہیں۔اور پھر بھی سمجھتے ہیں کہ دھوکے باز

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02
ماخذ تحقیقی مجلہ

نہیں ہیں۔ مگر ان کے یہ دھوکے ان کے لاشعور میں تلوار کی دھار بن کر اُترتے رہتے ہیں۔ وہ کہنا کیا چاہتی تھی اور کہہ کیا گئی۔"(۱۱)

صوفی ، دراصل ایک ذہنی مریضہ ہے۔ جسے بچپن میں باپ کی محبت نہیں مل سکی۔ یہ تشنہ بھی اور محرومی جوانی میں بے یقینی کی صورت میں نا پر ہوتی ہے۔ اُسے ریحانی سے محبت ہے لیکن اس محبت میں بھی غیر یقینی پائی جاتی ہے۔ اس کے اندر بچھڑ جانے کا خوف ہے۔ کیونکہ بچپن میں اُس کا باپ بھی اُسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ چنانچہ وہ جوانی میں کسی پر اعتبار نہیں کرتی یہاں تک کہ اُسے اپنے منگیتر پر بھی اعتماد نہیں جو اُسے تمام تر شدتوں سے چاہتا ہے اور جب وہ زخمی ہوتا ہے اور اُسے خط نہیں لکھ سکتا۔ تو وہ اسے محبت کا خاتمہ سمجھتی ہے اور سمجھتی ہے کہ وہ کسی اور کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایک اجنبی شرابی سے دوستی کر لیتی ہے۔ پہلے اُس سے نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ مگر پھر ہمدردی کا لبادہ اوڑھ لیتی ہے۔ مگر در حقیقت وہ محبت کی متلاشی ہے اور اس شرابی میں بھی محبت ہی تلاش کرتی ہے۔ یہ بچپن کی تشنگی ہے۔ جو اُس کی شخصیت میں بے سمتی اور اُلجھاوے کا سبب بنتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے منگیتر کو چھوڑ کر ایک شرابی کے درمن اُلفت میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ اس میں آسے اپنے باپ کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ کیونکہ اس کا باپ بھی شرابی تھا۔ اور یہی وجہ مشترک اُسے اس شرابی کے دامن الفت میں گرفتار کر دیتی ہے۔ اسی طرح ایڈی لیس کے تحت وہ اپنی ماں کو اپنا رقیب سمجھتی تھی۔ جس کی وجہ سے اُسے اپنے باپ کی محبت تقسیم ہو کر ملتی رہی۔ ایڈی لیس کے سلسلہ میں ڈاکٹر سلامت اللہ فرائڈ کے نظریات کو اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"لڑکی کا معاملہ ذرا اس (لڑکے) سے مختلف ہے۔ شروع میں اس کی جنسی قوت کا مرجع بھی ماں ہی ہوتی ہے۔ لیکن جوں ہی اسے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اس میں اس عضو تناسل کی کمی ہے۔ جو لڑکے کے جسم میں ہوتا ہے۔ تو اسے اپنی ماں کے خلاف ایک قسم کی خفیہ بغاوت محسوس ہوتی ہے۔ کہ وہ ہیں اس کمی کی ذمہ دار ہے۔ اس ذہنی الجھن کو فرائڈ کریشن کمپلیکس (castration complex) کا نام دیتا ہے لیکن یہ کمی لڑکی کو اپنے باپ کی ذات سے پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ اس لئے وہ بھی ایڈی لیس کمپلیکس (oedipus complex) میں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

مبتلا ہو جاتی ہے۔فرائڈ کے خیال کے بموجب لڑکی اس اُلجھن میں بہت مدت تک مبتلا رہتی ہے۔"(۱۲)

صوفی کا کردار بھی ایسا ہے جو ابھی تک اس ذہنی الجھن سے نکل نہیں پایا۔وہ بظاہر تو تہذیب کے ڈر سے اپنی ماں کے محبت کا لبادہ اوڑھ لیتی ہے۔لیکن جوانی میں ہیں رقابت دوسری عورتوں کی طرف منتقل کر دیتی ہے۔اور سمجھتی ہے کہ کوئی دوسری عورت اُس کے منگیتر کو اُس سے چھین لے گی۔ اس کا تمام محبتوں سے اعتماد اُٹھ چکا ہے۔اور یہیں تشنگی اور بے اعتمادی آخر کار اُسے اس منزل پر لے آتی ہے جہاں وہ اپنی کشمکش کو جسمانی بیماری یعنی درد گلو کی صورت میں ظاہر کرتی ہے۔اس سلسلے میں اظہار خیال کرتے ہوئے سید وقار عظیم لکھتے ہیں۔

"انسانی عمل اور رد عمل محض جسمانی تغیرات کا نتیجہ نہیں۔ان کے سمجھے ذہنی الجھنیں اور پیچیدگیاں ہیں ذہنی الجھیں بعض اوقات مجموعہ ہوتی ہیں۔ایسی یادوں کا جو ٹھوس اور افسردہ ہوتی ہیں۔اور دردناک اور شیریں بھی۔انسانی زندگی میں جو چیزیں عام نظر کو معمولی دکھائی دیتی ہیں۔وہ بے حد اہم ہیں۔جو ماضی مردہ اور بے جان نظر آتا ہے۔وہ حد درجہ جان دار اور قوی ہے۔اور شخصیت کے سفر میں برابر اُس پر اثرانداز ہوتا ہے۔"(۱۳)

اس ناول کا دوسرا اہم کردار انجم ہے۔یہ بھی ذہنی مریض ہے۔یہ بچپن میں اپنے باپ سے رقابت محسوس کرتا ہے۔جو اُس کی ماں کی محبت کا شراکت دار ہے۔ہزار سے اپنی ماں سے نفرت ہو جاتی ہے۔اور باپ کو قتل کر دینا چاہتا ہے۔ ڈاکٹر سلامت اللہ کے کہنے کے مطابق فرائڈ کا نظریہ تھا کہ:

"لڑکے میں باپ کے خلاف رقابت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔اس لئے کہ وہ محسوس کرتا ہے۔کہ اس کے جنسی ہیجانات کی تشفی کا ذریعہ اس کی ماں ہے۔لیکن اس پر اس کا باپ حاوی ہے۔لیکن لڑکا باپ کی طاقت ور شخصیت کی تاب نہ لا کر بالآخر ہتھیار ڈال دیتا ہے۔"(۱۴)

بچپن کی یہ خواہش جوانی میں اس طرح ظاہر ہوتی ہے۔کہ وہ جرم کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔اور شراب میں سکون ڈھونڈتا ہے۔اور پھر ایک عورت کی بے وفائی، یہ سب چیزیں مل کر اُسے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

ذہنی مریض بنا دیتی ہیں۔اور پھر صوفی کی بے رخی ایک بار پھر اُسے گنا ہوں کی دلدل میں دھکیل دیتی ہے۔

روحی کے روپ میں مصنفہ کا اپنا کردار ہے۔جو فرائیڈ کی مختلف اصطلاحات کو صوفی کے کردار پر لاگو کر کے اُن کی تشریح و تعبیر کرتی ہے۔اگرچہ مذکورہ ناول میں بھی روحی، راوی کی حیثیت سے سامنے آتی ہے۔اور دوسرے کرداروں کے افعال و اعمال کی تشریح کرتی ہے۔لیکن کہیں کہیں اس کی براہ راست دخل اندازی ناگوار گزرتی ہے۔خصوصاً جہاں وہ لمبی لمبی تقریر میں جھاڑ نے لگتی ہے۔وہاں ناول بے حد بو جھل محسوس ہوتا ہے۔وہ اپنی نفسیات دانی اور فرائیڈ کی مختلف اصطلاحات کی تشریح میں اس قدر محو ہو جاتی ہے۔کہ ناول کا پلاٹ اُسے نہیں کہہ سکتا۔مثلاً

> ”آہ ، یہ ہماری ذہنی اجنبیت کتنی ظالم اور تباہ کن چیز ہے ! یہ ایک عاشق ماں کو اپنی اولاد سے اور اولاد کو اپنے والدین سے دو راہ چلتے اجنبیوں کی طرح بیگانہ کر دیتی ہے۔ایک نالاں ماں اپنے چہیتے بیٹے سے اس کی بدچلنی کی شکایت کرتے ہوئے“(۱۵)

اگر چہ اس ناول میں تمام عالم پر نظر ڈالی گئی ہے لیکن اس کے خاص کردار ڈاکٹر گار، روحی اور سوشوئی ہیں۔سارا وقعہ ان تینوں کرداروں کے ارد گرد گھومتا ہے کردار نگاری کی حیثیت سے ناول میں کوئی نقص نظر نہیں آتا۔روحی ، ڈاکٹر گار، شوشوئی ، اعلیٰ سوسائٹی کے رکن ہیں اور ہر جگہ اپنی انفرادیت قائم رکھتے ہیں۔

حجاب کے سبھی کردار سوسائٹی میں عام اور خاص کی تفریق تو کرتے ہیں لیکن عام انسانوں سے نفرت نہیں کرتے ان کے جذبات کو سمجھتے ہیں ان کے کے دکھ درد کو سمجھنے کی پوری پوری کوشش کرتے حالانکہ ان کے کرداروں میں وہ گرم جوشی نہیں جو عام سوسائٹی کو متاثر کر سکیں اس لیے ان کا کوئی بھی کردار لافانی نہیں بن سکتا۔

حجاب کے ناولوں میں اکثر و بیشتر ایک جیسے ہوتے ہیں ان کے کردار اعلیٰ سوسائٹی کے رکن ہوتے ہیں وہ اعلیٰ قابل اور وفادار ہوتے ہیں اور تمام انسانوں سے ہمدردانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

(i) مثلاً روحی تو انسانی ہمدردی کا جیتا جاگتا مجسمہ کیوں کہ وہ انسان کے پیچیدہ مسائل کا گہرائی سے جائزہ لیتی ہے اور ان کو اس پریشانی سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے وہ افسانہ نویس ہے اور اس ناول میں ایک ادیبہ کی حیثیت سے پیش کی گئی ہے وہ اعلیٰ ظرف اور وسیع ذہن کی مالک ہے اس لئے دنیا کے تمام مسئلوں پر کھل کر بحث کرتی ہے۔

اس کے علاوہ خوش مزاج، سنجیدہ، باوقار، دلیر، ذمہ داری شخصیت کی مالک ہے۔ وہ گھروں کو شاعرانہ طرز پر آراستہ و پیراستہ دیکھنا پسند کرتی ہے۔ وہ ایک مذہبی لڑکی ہے۔ وہ دوسرے مذاہب سے واقف ہے۔ اور ان کا ادب و احترام بھی کرتی ہے اسی لئے اکثر توریت، زبور، انجیل اور قرآن کی آیات کے حوالے سے بات کرتی ہے۔

غالب، اقبال، عمر خیام، حافظ وغیرہ اس کو بہت پسند ہیں۔ کچھ انگریزی شاعر وادیبوں کو پسند کرتی ہے، مثلاً ملٹن، شیلے، شیکسپیئر وغیرہ۔

وہ تلاش امن کے لئے گھر سے نکلتی ہے اور ساری دنیا میں گھومتی ہے۔ لیکن امن کو پانے میں ناکام رہتی ہے۔ جہاں بھی جاتی ہے اس کو وہاں ایک نئے ہولناک طوفان اور حادثات کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ سوچتی ہے کہ میں ناحق ڈاکٹر گار اور شوشوئی کو پریشان کیا جس کے لیے وہ بہت شرمندہ ہوتی ہے۔

(ا) اسی طرح ڈاکٹر گار اس ناول میں میں ایک ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے سائنس کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ اس ناول میں سائنس کی کی ایجاد کو کار فلاح و بہبود کے لئے اچھا بتاتا ہے وہ مریضوں کا علاج مفت کرتا ہے۔ اس میں انسانی ہمدردی

> "میں متفکر اور اداس ہو کر بولی آثار رہے ہیں کہ یہ سیارہ اپنے مدار سے نکل جائیگا۔ ڈاکٹر گار کہنے لگا کہ کئی دفعہ اندیشہ ہوا اپنی یہ زمین اپنے مدار سے خود نہیں نکلی تو حادثا نکل جائے گی "(١٦)
>
> تجرباتی کیمیاوی خطرناک گولے خلاء میں سفر کر رہے ہیں کسی بھی وقت انکے ٹکرانے کا خدشہ ہو سکتا ہے یہ خطرات عام آدمی نہیں جانتا عام آدمی اسوقت جانتا ہے جب کوئی آفت ناگہانی بالکل عریاں ہو کر بجلی کی طرح اس کے سر پر

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

آگرے۔ لیکن یہ خطرات دنیا کو ہمیشہ ہی رہے ہو نگے جن سے خاص آدمی بھی نا
واقف تھا میں نے پوچھا، ہاں۔۔۔!
ڈاکٹر گار نے سگار پیتے ہوئے کہا۔"(۱۷)

(۲) شوشو اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکی ہے اس ناول میں اسے ایک فلسفی کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے بودھ مذہب کو اس میں انسانی ہمدردی اور وفاداری کا جذبہ موجود ہے وہ روحی کے بچپن کی سہیلی ہے لیکن صفدر کی بے وفائی نے اس دماغ میں خلل پیدا کر دیا۔ اور اس خلل دماغ کی وجہ سے وہ ہر کسی کو صفدر سمجھ بیٹھی۔

"یہ توڑ پھوڑ شروع ہو چکی۔ اس پر شوشوئی کہنے لگی انسان کو نہ کے قید و بند میں
جکڑے ہوئے لاکھوں سال بیت گئے شاید اب وہ تنگ آگیا ہے اور اس سے
آزادی چاہتا ہے۔ شوشوئی میرے ساتھ کی نشست پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے سر
گوشی کی۔ روحی روحی ، دیکھنا یہ تو میرا صفدر ہے۔ یہ تم لوگ دیکھتے کیوں نہیں یہ
صفدر ٹوپی پہنے کھڑا ہے شوشوئی کی آواز آئی ہے۔"(۱۸)

حجاب غالباً اردو کی تنہا ناول نگار ہیں جن کے تمام ناولوں میں ایک ہی کردار استعمال کئے گئے ہیں۔ اس وجہ سے انکے ناولوں میں کردار نگاری کا طریقہ کا ر دوسرے ناول نگاروں سے مختلف ہو گیا ہے ۔ جب ہم پہلی مرتبہ ان ناولوں کے کرداروں سے متعارف ہوتے ہیں تو ہمیں ان کی بیشتر خصوصیات اور صفات کا علم ہو جاتا ہے۔ پھر دوسرے ناولوں میں ان کرداروں سے اس نوع کے عمل و مکالمے کی توقع رکھتے ہیں۔ جو ہم ان کے پہلے ناول میں دیکھ چکے ہیں۔

اس لئے حجاب کو ہر ناول میں اپنے کرداروں کو نئے سرے سے متعارف کرانے کی ضرورت نہیں رہتی اور ہمیں بھی انکے مزاج، کردار اور طرز فکر جاننے کے لئے نئے سرے سے نہیں کرنا پڑتی۔ ایک ہی کرداروں کو تمام ناولوں میں استعمال کرنے کا یہ بھی فائدہ ہوا کہ ما چند افراد قصہ کی زندگیوں کا تسلسل معلوم ہوتے ہیں ان کرداروں کی زندگی جو ایک ہے وہ دوسرے ناول میں نیا رخ اختیار کر لیتی ہے۔ اور ہم ان ناول میں مکمل کرداروں کی زندگی نئے ان دیکھے پہلو کی دریافت پر نکل پڑتے ہیں۔ گویا ان کرداروں کی زندگی کے مختلف پہلو سے پڑھ چکنے کے بعد ہی ہم ان کرداروں پر گفتگو کرسکتے ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02
ماخذ تحقیقی مجلہ

ا۔جیسے دادی زبیدہ ساحل شوراک پر ایک محفل میں ریاست کی ملکہ کی مانند زندگی بسر کر رہی ہیں ۔ان کی سلطان کے خاندان سے قریبی رشتہ داری ہے۔اس لیے دولت ان کی قدم بوسی کرتی ہے۔

۲۔نواب لوٹ ریاست کیباس کے مالک ہیں۔

۳۔چچا جعفر ریاست مال شور کے مالک ہیں۔

۴۔ڈاکٹر نجم ماہر داغ ہیں۔ڈاکٹر گار نواب لوٹ خاندان کے طبق مشیر ہیں۔
غریبوں کا مفت علاج کرتے ہیں۔

۵۔سر ہار لی فوج میں کرنل ہیں۔

۶۔ریحانی فوج میں کپتان ہے۔

۷۔جسوتی چالوٹ کی بھتیجی ہے۔

۸۔روحی ایک سیاح ہے۔جو ساری دنیا کی سیر و سیاحت کرتی ہے۔سرہالی کی بیوی ہے۔اور جسوتی کی قریبی سہیلی۔

۹۔زوناش روحی کی انا ہے جو بچپن سے اس کے ساتھ ہے یہ سارے کردار وہ ہیں۔ جنہیں دولت کی فروانی نے معاشی پریشانیوں سے آزاد کر دیا ہے اب ان کے مسائل رومانی اور فنتاسی ہیں یہ اپنے جذبوں کی تکمیل چاہتے ہیں۔حجاب کے ناولوں میں کشمکش ان ہی جذبوں کے درمیان سے پیدا ہوئی ہے۔ان ناولوں کی تیسری خصوصیات انکی تہذیبی فضا یا معاشرتی درجہ ہے یہ سب کردار بے حد اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے پاس دولت کی فراوانی ہے۔ان کے سامنے مسئلہ روزی کمانے کا نہیں بلکہ اپنے رومانی پرور ماحول : اپنی فناسی (Fantasy) کے سہارے زندگی گزارنے کا ہے۔

یوں مجموعی طور پہ ہم دیکھتے ہیں کہ حجاب امتیاز علی کے ان تینوں ناولوں کے کردار اونچے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اگرچہ یہ کردار اشرافیہ کے نمائندے ہیں لیکن عام آدمی سے نفرت یا حقارت کی خو بو ان میں نہیں پائی جاتی یہ کردار کسی پہ ظلم بھی نہیں کرتے نہ یہ استحصال پسند ہیں غالباً حجاب امتیاز علی وہ واحد اردو ناول نگار ہیں۔ جن کے ناولوں اور افسانوں میں بھی ایک جیسے ہی کردار پائے جاتے ہیں ۔اگر ہم ظالم محبت نامی ناول کے کرداروں کا بغور مطالعہ کریں تو یہ بات سامنے آتے ہے کہ جو جو کردار اس ناول میں جیسی جیسی خصوصیات رکھتا ہے وہی خصوصیات باقی ناولوں میں بھی سامنے آتی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

ہیں جن میں روحی کا کردار ایک سیاح اور مصنفہ کا کردار ہے۔ جو بہت حساس دل ہے کسی کی دل آزاری کے بارے سوچ بھی نہیں سکتی دانشور ایسی ہے کہ فرائیڈ کے نظریہ لاشعور کی تحلیل نفسی کی تکنیک کو اندھیرا خواب جیسے عمدہ ناول میں کھپا کر اپنا فنکارانہ اپج کا ثبوت دیا ہے ڈاکٹر گار اس فیملی کا خاندانی ڈاکٹر ہے چچا لوث زبیدہ بیگم کے بھائی ہیں جو عزت و احترام کی وجہ سے اپنی بہن زبیدہ کے سامنے سر تسلیم خم رکھتے ہیں دادی زبیدہ گھر کی مالکن ہیں۔ گھر بھر میں زبیدہ بیگم کی حکمرانی ہے کسی فرد کی جرات نہیں کہ وہ زبیدہ بیگم کی بات کو ٹال سکے یہ سب کے سب کردار محبت و احترام کے فطری رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔

سب کے سب کردار حساس ہیں بیگم روحی جسوتی منیر ڈاکٹر گار سر ہارلی وغیرہ علاوہ ازیں سب کے سب کرداروں میں مشترک خوبی انکا بےضرر پن ہے ان کرداروں میں جو خوبی رومانیت کے رنگ بھرتی ہے وہ انکی زمینی مسائل سے لاتعلقی اور چھٹکارا اور شدید جذباتی ہونا ہے۔سارے کے سارے کردار شدید جذباتی اور محبت کی بارش میں شرابور ہیں روحی کے کردار میں رومانیت کے حوالے سے اضافی خوبی ماضی پرست ہونا ہے کسی کردار کا بھی بھوک افلاس یا زندگی کے کسی اور کریہہ پہلو سے واسطہ نہیں ہے۔ ان کے مسائل فکری جذباتی اور تخیلی و وجدانی ہیں مادی مسائل سے انکا دور کا واسطہ بھی نہیں ہے سوائے پاگل خانہ کے کرداروں کے پاگل خانہ میں بھی کسی مقامی الجھن یا مقامی مسئلہ بیان نہیں ہوا بلکہ بین الاقوامی مسئلہ پیش کیا گیا ہے۔

ضمنی کرداروں میں زوناش اور زبیدہ بیگم کی خاص کنیز گل صنوبر کا کردار اہم ہے یہ دونوں کردار ملازمہ ہونے کے باوجود لوث خاندان کے گھر کے فرد ہی تصور کیے جاتے ہیں بلکہ انکو گھر کے اندرونی معاملات میں بھی دخل اندازی کی مکمل اجازت ہے وہ گھر کے ہر فرد کی فطرت سے واقف ہیں اور گھر کی وجہ خوشی میں برابر کے ساجھے دار ہیں باقی تمام فنی لوازم سے زیادہ کردار نگاری وہ عنصر ہے جس پہ حجاب امتیاز علی کے ناولوں کی کہانی کی بنیاد استوار ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ناولوں میں کردار نگاری کی اہمیت بدرجہ اتم موجود ہے مثلاًروحی کے کردار کی تعمیر پر غور کیجئے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

روحی ایک باوقار،خوب صورت، حسین، حساس مشرقی لڑکی ہے جو وسیع الذہن ہونے کے ساتھ اپنی اولاد اپنے خاندان کی عزت وناموس کا بھی خیال رکھتی ہے۔اس کے علاوہ ناول نویس بھی ہے ہر موضوع پر کھل کر بحث کرتی ہے اسے فطرت اور منظر نگاری سے بے حد دلچسپی ہے۔ سیاحت کی شوقین ہے سب کے باوجود سر ہارلی سے بے انتہا محبت کرتی ہے۔ وہ جسوتی کی سب سے قریبی سہیلی ہے کاؤنٹ لوٹ کے خاندان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن وہ ان کے گھر کے لئے ایک فرد کی حیثیت رکھتی ہے۔ کرتا ہے کاؤنٹ لوٹ اس سے مختلف موقعوں پر مشورہ بھی لیتے رہتے ہیں۔ اس ناول میں وہ ایک راد کی حیثیت سے سامنے آتی ہے۔

جسوتی کا کردار اس ناول کا مرکزی کردار ہے پورا ناول اس ایک کردار کے ارد گرد گھومتا ہے۔ وہ با صلاحیت ہونے کے ساتھ مذاق سلیم رکھتی ہے وہ ایک مکمل مشرقی حسن کی آئنہ دار ہے اسے روحی بہت عزیز ہے اس کے ساتھ محبت کے موضوع پر کھل کر بحث کرتی ہے اس کے ساتھ وہ ایک غیر قوم سیاح زرنوز فرضو کی شجاعت سے مرعوب ہے۔

چچا لوٹ ریاست مال شور کے مالک ہونے کے ساتھ علم فلسفی کے شیدائی اور آثار قدیمہ کے فدائی تھے اور یونانی کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے اس کے علاوہ جسوتی جو کہ ان کی بھتیجی ہے اپنی بیٹی کی طرح اعلیٰ تعلیم و تربیت دلواتے ہیں وہ ایک نرم دا مزاج اور پیاری مسکراہٹ والے بزرگ ہیں پرانے زمانے کے ہتھیاروں کا شوق رکھتے ہیں ان کے اپنے گھر (ریاست مال شور) میں ہتھیاروں کا ایک عجائب خانہ موجود ہے۔

زرنوز فرضو' ایک "مغربی سیاح " ہے جو مشرقی ممالک میں مذہبی تحقیقات کرتا چاہتاہے۔ تلاش حق اس کی زندگی کا مقصد ہے۔ کسی ایک اچھے مذہب کی تلاش ہے وہ ایک راہبانہ زندگی چاہتاہے۔ اس کے علاوہ ایک دراز قد ،مضبوط ہاتھ ، اور وجیہ چہرہ والا نو جوان ہے۔ تصوف سے اس عشق ہے۔ گیرو سے کپڑے پہن کر پہن کر بیراگیوں میں شریک ہونا چاہتا ہے اس کے علاوہ تھیو سوفیکل سوسائٹی کا ممبر بھی ہے۔ وہ چچا لوٹ کے مکان کے حصے میں رہتا ہے بعد میں اس کی دوستی روحی اور جس جسوتی سے ہو جاتی ہے۔ لیکن روحی کی ہر بات سے اس اختلاف رہتا ہے۔ جس قدر وہ زرنوز کی باتوں اور اس کی ہر عادت و اطوار سے چڑھتی ہے وہ اسے اس قدر چڑھا کا مزہ لیتا ہے ۔جبکہ اس کے برخلاف جسوتی سے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02
ماخذ تحقیقی مجلہ

اس کی ہر موضوع پر کھل کر بحث ہوتی ہے ۔روہی نے اپنی بلی کا نام "شکوری" رکھا تھا لیکن زر نوز فرضو سے چڑھانے کے لیے طرح طرح کے نام سے پکارتا ہے۔

"سر گرپ سولی" چچالوث کے معتبر سیکرٹری ہیں چچا لوث کے ریاست مال شور چھوڑنے کے بعد سر گرپ ہی امور ریاست کی تمام ذمہ داریاں بخوبی نبھا رہے ہیں۔بابا حمری کا وَنٹ لوٹ کے بہت قریبی دوستوں میں سے ہیں۔ڈاکٹر گار کا وَنٹ لوٹ کے خاندانی طبیب اور جسوتی کے خاص طبی مشیر ہیں ۔اس کے علاوہ وہ اس خاندان کے لئے نہایت عزیز اور مہربان بزرگ ہیں۔چچا لوث نے جسوتی کو اسی ڈاکٹر کی مدد سے تربیت دلوائی تھی۔ڈاکٹر نے ہی اس کی پرورش کی تھی۔خاندان کے تمام لڑکوں لڑکیوں کو یہ بوڑھا ڈاکٹر گار بچپن سے جانتا تھا۔جسوتی آج تک ڈاکٹر گار کو اپنے بچپن کے تلفظ میں پرانی عادت کے مطابق "گاری گاری" کہا کرتی ہے۔

سر ہارلی روحی کا منگیتر ہے جو دراز قد بادامی آنکھیں ، سنہرے بال والا وجیہ نوجوان ہے اور جسے روہی تہ دل سے پیار کرتی ہے حتٰی کہ اگر وہ کبھی کسی کی بات پر ناراض ہو جاتی تو گھر والے سر ہارلی کی باتیں کر کے اس سے منا لیتے ۔وہ ایک فوجی جنرل ہے ۔سیاح زر نوز کی آمد کے بعد جب جسوتی اس سیاح زرنوز کی طرف راغب ہو جاتی ہے تو محبت کی اس فلسفیانہ سطح پر جسے "جسم،جنس" کی ایک نئی سطح نمایاں ہو جاتی ہے۔ یہ رومانوی عہد کے ناول نگاروں میں سب سے بہتر فنکاری کے ساتھ اس ناول میں ظاہر ہوئی یہی اس ناول کی اہمیت اور سبب اس کا امتیاز بھی ہے۔

حجاب کے کرداروں کی ایک خاص خوبی یہ ہے کہ ان کے یہاں عورتوں اور مردوں میں دوستانہ تعلقات ہوتے ہیں۔حالانکہ ڈاکٹر گار ، روحی اور جسوتی میں کوئی رشتہ نہیں ہے۔مگر انسان دوستی کے جذبے کے تحت وہ ایک ہی خاندان کے افراد معلوم ہوتے ہیں۔خواتین افسانہ نگاروں میں وہ پہلی افسانہ نگار ہیں، جنھوں نے مرد اور عورت کے اس رشتے کو اپنے رومانی افسانوں میں جگہ دی۔

حجاب کے افسانوں اور ناولوں کے ہیر واور و لین بھی روایتی ہیں۔ان کے ہیر و قسمت کے ستائے ہوئے ہیں۔ان کی قسمت پتھر کی لکیر ہوتی ہے۔جس کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔اگر یہ ہیر و تمام پریشانیوں سے آزاد ہو کر اپنی منزل کی طرف مڑنا چاہیں تو اسے بد دعا لگ جاتی ہے۔اس کی مثا"نارنگی کی کلیاں "کا کرنل نکساری ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

حجاب کے کردار انتہائی شریف اور سنجیدہ ہیں مگر جذباتی نہیں۔اس لئے ہر مسائل کو غور و فکر سے طے کرتے ہیں۔انہیں دہشت گردی اور انتہا پسندی سے سخت نفرت ہے۔اس لئے وہ اپنے رقیبوں سے خلش اور رنجش نہیں رکھتے۔ہمارے خیال سے ان کے کردار شرافت کے پیکر نہ ہوتے تو ان میں زندگی کی رمق ضرور پیدا ہو جاتی۔ان کے کردار اتنے مہذب ہیں کہ کتنے ہی اہم مسائل کیوں نہ ہوں مگر وہ اپنی رنجش کو دعاؤں اور بد عاؤں تک محدود رکھتے ہیں۔"میری نا تمام محبت" میں پہلے زہیدہ ویمپ نظر آتی ہیں مگر کہانی کا خاتمہ قسمت کے ہاتھوں ہوتا ہے۔لیکن صرف "نادیدہ عاشق" ایک ایسی کہانی ہے جس میں ہیرو اور ولین رقیبانہ جذبے کے تحت اپنا کام کرتے ہیں۔اس میں نوید ، روحی اور ضدی کے مثبت اور منفی عمل ہوتے ہیں۔

حجاب کے ہیرو، ولین اور ان کے رشتوں میں ان کی اعلیٰ سوسائٹی کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔ان کی سوسائٹی اعلیٰ مگر مزاج میں ناز کی اور سنجیدگی ہے۔وہ تعمیر پسند ہیں انہیں تخریب کاری سے نفرت ہے۔ان کے یہاں نچلے طبقے کے کردار نہیں ہیں۔ان کا خیال ہے کہ لڑائی جھگڑا اور فساد کرنا نچلے طبقے کی خاصیت ہوتی ہے۔اس لئے وہ اس طبقے کے کرداروں کو اپنی تخلیق میں شامل نہیں کرتیں۔جس کی وجہ سے ان کے یہاں معاشرے کی برائیاں نظر نہیں آتیں۔مزید براں وہ افسانہ و ناول کے واقعات میں خونی داستانوں سے پرہیز کرتی ہیں۔اس سے ان کی انسان دوستی کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ش اختر ان کی کردار نگاری پر تنقید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

> "حجاب کے کردار غیر معمولی مضحکہ خیز ہیں۔اپنی خوبیوں اور خامیوں دونوں لحاظ سے ان میں انسان کی عام زندگی سے بس اس قدر مشابہت ہے کہ یہ بھی بولتے روتے اور گاتے ہیں۔انہیں بھی بھوک لگتی ہے لیکن یہ جنتی ہیں اور ان سے ایک طرح کی آواز نکلتی ہے تو حجاب کا محبوب بزرگ کردار ڈاکٹر گار اپنی مرحوم بیوی کی آواز سمجھ بیٹھتا ہے۔"(۱۹)

مندرجہ بالا سطور سے واضح ہے کہ حجاب کے کرداروں میں عوامی زندگی کی حرارت نظر نہیں آتی۔ان کے کرداروں کی ایک خوبی یہ کہ وہ سارے افسانہ و ناول میں ایک جیسے ہوتے ہیں۔ان کے یہاں سر جعفر، چالوش ، ڈاکٹر گار ، دادی زبیدہ، پھوپی زیتون، روحی، صوفی، جسوتی، زوناش، زرتاش،

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

سربار لی، نوید ، فکری، نکساری، فیروزی، سیدی اور مشہدی وغیرہ سے اکثر ملاقات ہو جائے گی۔ یہ سب کردار خیالی ہیں۔ داستانوں کے کردار بھی خیالی ہوتے ہیں۔ مگر ان میں دلچسپی ہر لمحہ بر قرار رہتی ہے۔ وہ رومان پرست ہیں مگر اپنے کرداروں کو رومان پرست نہ بنا سکیں۔ اگر ان کے کردار رومانی کیف و سرور میں زندگی گزارتے تو ان کے افسانہ و ناول میں قیامت انگیز پیکر رقصاں نظر آتے۔

حجاب کے کردار تعلیم یافتہ ، خلوص و محبت اور تہذیب کے بے مثال پیکر ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ان کی حرکات و سکنات میں سادگی اور شائستگی نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر گار نہایت شریف انسان ہیں۔ وہ کبھی بھی اپنے مکان کی بالائی منزل پر نہیں جاتے۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ مرحوم بیوی کی روحی وہاں آتی ہے۔ روحی ایک نسوانی کردار ہے جو اکثر افسانوں کو بیان کرتی ہے۔ زوناش ایک جشن ملازمہ ہے اور ہمیشہ روحی کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے چند کرداروں سرباری، سر جعفر اور نوید وغیرہ میں زندگی کی جھلک نظر آتی ہے۔ سر جعفر میں لالچ اور حرص کی انسانی خصلت موجود ہے۔ سر بار لی غیر فطری عناصر کا بہادری سے مقابلہ کرتا ہے اور نوید انسانی جذبات کا مظاہرہ کرتا ہے۔

اردو افسانہ نگاری میں کئی کرداروں کو زندگی کی شہرت ملی، مثلاً عمر و عیار ، چچا سام ، ہوری اور خوجی وغیرہ۔ ان میں کوئی بھی حقیقی نہیں مگر یہ حقیقت سے زیادہ پائدار ہو گئے ہیں۔ یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ حجاب کا کوئی بھی کردار لافانی حیثیت حاصل نہ کر سکا۔ یہ ان کے کرداروں کا ہی نہیں بلکہ خود ان کا بھی المیہ ہے۔

تا ہم حجاب نے افسانہ و ناول میں روحی کو لافانی کردار بنانے کی پوری کوشش کی مگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ان کے کردار اعلیٰ سوسائٹی کی ترجمانی کرتے ہیں اور عوامی زندگی کی ترجمانی کرنے سے قاصر ہیں۔ اس کی دوسری وجہ یہ کہ وہ کرداروں اور خاص کر محبوبہ کے خط و خال میں آتشیں حسن پیدا نہ کر سکیں۔ اس لئے وہ قاری کی کشش کا باعث نہ بن سکے اور نہ ہی اپنے ناز و نخروں سے قاری کو متاثر کر سکے۔ ان کے کردار شرافت کا مجسمہ ہیں۔ وہ اپنے محبوب کے سامنے ناز و نخرے دکھانے کے بجائے پتھر کا مجسمہ بن جاتے ہیں اور خود کو حسن و شباب کی لذتوں سے محروم کر لیتے ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

حوالہ جات

۱۔مولوی فیروز دین ، "فیروز اللغات"(لاہور فیروز دین اینڈ سنز ،۱۹۸۰)ص ۲۳۴

۲۔ ابو الاعجاز حفیظ صدیقی" کشاف تنقیدی اصطلاحات" (سلام آباد ،ادارہ فروغ اردو ،قومی زبان، ۲۰۱۲)ص ۲۸۹

۳۔سجاد حید ر یلدرم ، "مقدمہ"مشمولہ"ظالم محبت"(ناول)) حجاب امتیاز علی (لاہور،سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۰)ص۸

۴۔حجاب امتیاز علی،"ظالم محبت"(ناول)ص ۱۶۳

۵۔نیلم فرزانہ "اردو ادب کی اہم خواتین ناول نگار"(علی گڑھ،ایجوکیشنل بک ہاؤس ۱۹۹۲)ص ۶۲

۶۔سجاد حیدر یلدرم "مقدمہ " مشمولہ"ظالم محبت"(ناول) ص ۵

۷۔حجاب امتیاز علی، (مضمون)"میری ادبی زندگی(مضمون) مشمولہ لیل ونہار(۸اگست ۱۹۴۲)ص ۱۶

۸۔حجاب امتیاز علی، "دیباچہ "مشمولہ" اندھیرا خواب"(ناول)(لاہور سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۱)ص ۱۰

۹۔ایضاً ص ۱۱

۱۰۔ایضاً ص ۲۲

۱۱۔وقار عظیم، "داستان سے افسانے تک"(دہلی،طاہر بک ایجنسی ۱۹۷۲ء)ص ۱۲۴

۱۲۔سلامت اللہ ،ڈاکٹر،" تحلیل نفسی کے پیچ و خم" (مضمون) مشمولہ"اردوادب کے آٹھ سال" عشرت رحمانی(مرتب)(نئی دہلی،مکتبہ جامعہ لمٹیڈ،۱۹۸۶)ص ۸۸۷

۱۳۔سید وقار عظیم، "داستان سے افسانے تک"،ص ۱۲۲

۱۴۔سلامت اللہ ،ڈاکٹر،" تحلیل نفسی کے پیچ و خم" (مضمون) مشمولہ"اردوادب کے آٹھ سال" عشرت رحمانی(مرتب)ص ۸۸۹

۱۵۔حجاب امتیاز علی،"پاگل خانہ"(ناول)(لاہور،سنگ میل پبلی کیشنز،۱۹۹۰)ص ۳۱

۱۶۔ایضاً ص ۱۸

۱۷۔ایضاً ص ۳۰۸

۱۸۔ایضاً ص ۲۲۱

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلّہ

۱۹۔ش۔اختر ”شناخت“(لاہور،تاج پریس، جلد اول،۱۹۸۱،ص ۸۹